



سوال

(98) سکول اور کالج میں صدقہ فطر کے مال سے امداد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۶ اپریل کے پرچہ اہل حدیث میں پلچھا گیا کہ موجودہ زمانہ کے سکول اور کالج میں صدقہ فطر کے مال سے امداد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب دیا گیا ہے کہ طلباء غریب مسکین ہو تو جائز ہے، سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لیے کہ مصارف بیت المال سے سکول اور کالج خارج ہیں، دیگر یہ کہ جن مدارس عربیہ میں خالص قرآن و حدیث ہی کی تعلیم ہوتی ہو ایسے مدارس عربیہ کو کھینچنا ان کرنی سمیل اللہ میں داخل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، مگر سرکاری سکول اور کالج میں ماسوائے قرآن و حدیث کے تعلیم ہوتی ہے، وہاں اس مد سے امداد کرنے کا جواز بالکل فہم ناقص سے بالاتر ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سکول کی امداد اور چیز ہے، اور غریب طالب علم کی امداد اور ہے، ہمارے فتویٰ میں کا تعلق غریب طالب علموں کی ضروریات سے ہے، ان کو مدد دینا اس آیت کے ذیل میں آسکتا ہے: **{ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْأَيَاتِ }** باقی رہا ان کا تعلیم حاصل کر کے دنیاوی مشاغل میں لگ جانا اور اعمال شرعیہ سے الگ ہو جانا اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں عربی کے بعض طالب علم بعد فراغت شرک و بدعت پھیلانے میں لگ جاتے ہیں، اس کی ذمہ داری زکوٰۃ دہندہ پر نہیں ہے، اس کا فرض شروع میں صرف اتنا ہے کہ پہلے وہ دیکھ لے کہ اس آیت کے مصداق ہیں یا نہیں۔ واللہ اعلم (۲ جمادی الآخر ۱۳۶۳ھ) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۷۸)

فتاویٰ علمائے حدیث